تاریخ و سیر قسط ۲

امام بخاری رح

تصانیف:

امام صاحب کی تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱- التاریخ الکبیر ۲- التاریخ الاوسط ۳- التاریخ الصغیر ۴- الجامع الکبیر ۵- خلق افعال العباد ۶- کتاب الضعفاء الصغیر ۷- المسند الکبیر ۸- التفسیر الکبیر ۹- کتاب الھبہ ۱۰- اسامی الصحابہ ۱۱- کتاب الوحدان ۱۲- کتاب المبسوط ۱۳- کتاب العلل ۱۴- کتاب الکنی ۱۵- کتاب الفوائد ۱۶- ۱۶- الادب المفرد ۱۷- جزء رفع الیدین ۱۸- بر الوالدین ۱۹- کتاب الاشربہ ۲۰- قضایا الصحابہ والتابعین ۲۱- کتاب الرقاق ۲۲- الجامع الصغیر فی الحدیث ۲۳- جزء قراءۃ خلف الامام۔ ۲۴- کتاب المناقب ۲۵- الجامع الصحیح۔

اب ان تصانیف کا مختصر تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔

التاریخ الکبیر:

یہ وہی تاریخ ہے جس کو امام بخاری رح نے اپنی عمر کے اٹھارہویں سال چاندنی راتوں میں جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور منبر کے درمیان بیٹھ کر لکھا تھا۔

اس کتاب کے متعلق حضرت امام فرماتے ہیں:

"لَا اُحَدِّثُ بِحَدِیْثٍ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ اِلَّا عَرَفْتُ مَوْلِدَ اَکْثَرِھِمْ وَوَفَاتِھِمْ وَمَسَاکِنِھِمْ۔"

یعنی "میں کوئی حدیث صحابہؓ و تابعینؒ سے نہیں بیان کروں گا مگر اکثر راویوں کے وفات، مسکن اور مولد سے واقف ہوں۔"

اور آگے لکھتے ہیں:

مَا اِسْمٌ فِی التَّارِیْخِ اِلَّا وَلَهٗ عِنْدِیْ قِصَّةٌ اِلَّا اَنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ یَّطُوْلَ الْکِتَابُ۔" (مقدمہ فتح الباری، طبقات الشافعیہ ص ۷ ج ۲)

یعنی "تاریخ میں کم نام ایسے ہیں جن کے حالات مجھے مفصل معلوم نہ ہوں، لیکن طوالت کے خوف سے میں نے انہیں ترک کر دیا۔"

تاریخ الرجال میں بحیثیت جامعیت کے یہ کتاب منفرد ہے۔
التاریخ الکبیر دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن سے ۱۳۶۱ھ میں طبع ہو کر شائع ہو گئی ہے[1]

۲۔ التاریخ الاوسط :

یہ کتاب جرح و تعدیل سے متعلق ہے۔ یہ کتاب ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری لکھتے ہیں کہ اس کا قلمی نسخہ دوسری جنگ عظیم تک جرمنی کے سرکاری کتب خانہ میں موجود تھا[2]

۳۔ التاریخ الصغیر :

فنِ تاریخ میں امام صاحب کی یہ بھی ایک بے مثل تصنیف ہے۔ فنِ حدیث کو فنِ رجال کے ساتھ وہی تعلق ہے جو روح کو جسد سے ہے۔ اس لیے امام صاحب کو اس کے ساتھ خاص شغف تھا۔ اس تاریخ میں امام بخاریؒ مشاہیر صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ کے سنِ وفات و نسب و لقاء کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اکثر جرح و تعدیل کرتے ہیں۔ چنانچہ عنوانِ تالیف سن ہی پر رکھا ہے۔

شروعِ کتاب میں فرماتے ہیں :

"مِنْ تَارِيْخِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَطَبَقَاتِ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ مِنْ بَعْدِهِمْ وَوَفَاتِهِمْ وَبَعْضِ نَسَبِهِمْ وَكُنَاهُمْ وَمَنْ يُرْغَبُ عَنْ حَدِيْثِهِ" [3]

یعنی "یہ ایک مختصر تاریخ ہے۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مہاجرین و انصار و طبقات تابعین اور ان کے بعد کے لوگوں کی اس کتاب میں ان کی وفات ان کے نسب، ان کی کنیت وغیرہ اور جن سے حدیث لینے میں اعراض کیا گیا ہے، سب کا بیان ہے۔"

یہ کتاب مطبوعہ ہے۔

۴۔ الجامع الکبیر :

اس کتاب کے بارے میں مفصل حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری لکھتے ہیں کہ اس کا بھی قلمی نسخہ دار العلوم جرمن میں دوسری جنگِ عظیم سے پہلے

---

[1] سیرۃ البخاری ص ۱۶۷ [2] سیرۃ البخاری ص ۱۶۷ [3] بحوالہ سیرۃ البخاری ص ۱۶۸

موجود تھا ۱۔

۵۔ خلق افعال العباد :

یہ کتاب علم عقائد اور عقائد سے متعلق ہے۔ اس میں آپ نے اسی طرح فرقِ باطلہ کی تردید کی ہے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ و تابعینؒ قرآن و حدیث کی روشنی میں کرتے تھے اور اس کے ساتھ آپ نے اس کتاب میں آثارِ صحابہؓ و اقوالِ تابعین بھی درج کیے ہیں۔

یہ کتاب بھی مطبوعہ ہے ۲۔

۶۔ کتاب الضعفاء الصغیر :

اس کتاب میں آپ نے ضعیف راویوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیے ہیں اور اس کے ساتھ آپ نے وجہ تضعیف اور راوی کے تلمذ کا بھی ذکر کیا ہے یہ کتاب بھی چھپ چکی ہے ۳۔

۷۔ المسند الکبیر، ۸۔ التفسیر الکبیر :

ان دونوں کتابوں کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی، مولانا عبید اللہ رحمانی مبارک پوری لکھتے ہیں کہ المسند الکبیر کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ دار العلوم جرمن میں امام ابن تیمیہؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دوسری جنگِ عظیم تک موجود تھا ۴۔

۹۔ کتاب الہبہ :

اس کتاب سے متعلق محمد بن ابو حاتم بیان کرتے ہیں :

۔ وَاَلَّفَ کِتَابًا فِی الْهِبَةِ فِيهِ نَحْوُ خَمْسِ مِائَةِ حَدِيثٍ وَقَالَ لَيْسَ فِي كِتَابِ وَكِيعٍ فِي الْهِبَةِ اِلَّا حَدِيثَانِ مُسْنَدَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ وَّفِي كِتَابِ ابْنِ مُبَارَكٍ خَمْسَةٌ اَوْ نَحْوُهَا ۵۔

یعنی امام بخاریؒ نے ہبہ کے مسائل میں ایک کتاب لکھی تو اپنے باب میں وہ اس قدر جامع تھی کہ وکیع بن جراح اور عبد اللہ بن مبارک کی کتاب سے اس کو کچھ نسبت نہیں۔ وکیع کی کتاب الہبہ میں دو یا تین حدیثیں مرفوع تھیں۔ اور عبد اللہ بن مبارک کی کتاب میں صرف پانچ اور امام بخاری کی کتاب میں قریب پانچ سو۔"

اس کتاب کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ طبع ہوئی یا نہیں ؟

۱۔ سیرۃ البخاری ص ۱۶۸ ۲۔ ایضاً ص ۱۶۸ ۳۔ ایضاً ص ۱۶۸ ۴۔ ایضاً ص ۱۶۹ ۵۔ ایضاً ص ۱۶۹

۱۰۔ اسامی الصحابہ:

اسماء الرجال پر امام صاحب کی یہ سب سے پہلی کتاب تھی اور اس کتاب کی تصنیف سے پہلے کوئی اور کتاب اسماء الرجال کے موضوع پر نہیں لکھی گئی۔ جو بھی کتابیں اسماء الرجال پر لکھی گئی ہیں وہ سب بعد کی ہیں مثلاً ابن عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) کی استیعاب۔ ابن الاثیر الجزری (م ۶۳۰ھ) کی اسد الغابہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی اصابہ فی تمیز الصحابہ۔

اس کتاب کا بھی قلمی نسخہ دار العلوم جرمنی میں دوسری جنگِ عظیم تک موجود تھا۔[۱]

۱۱۔ کتاب الوحدان:

اس کتاب میں امام بخاریؒ نے رواۃ صحابہ کا ذکر کیا ہے جن سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے اور اس موضوع پر بھی امام صاحب نے سب سے پہلے قلم اٹھایا۔ ان سے پہلے اس موضوع پر کوئی تصنیف نہیں ملی۔ آپ کے دو تلامذہ امام مسلمؒ (م ۲۶۱ھ) اور امام نسائیؒ (م ۳۰۲ھ) نے کتاب الوحدان کے نام سے کتابیں لکھیں۔

امام مسلمؒ اور امام نسائیؒ کی کتاب الوحدان آگرہ سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں[۲] امام صاحب کی کتاب الوحدان کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کتاب طبع ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۲۔ کتاب المبسوط:

اس کتاب کا تعلق فقہ سے ہے، اس میں شرح وبسط کے ساتھ فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں اور ان مسائل کا احادیث سے استنباط کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ دار العلوم جرمنی میں دوسری جنگِ عظیم تک موجود تھا[۳]

۱۳۔ کتاب العلل: یہ معلل احادیث کے بارے میں ہے۔

۱۴۔ کتاب الکنیٰ: اس کتاب میں راویوں کے نام اور ان کی کنیتیں یکجا کر دی گئی ہیں۔

۱۵۔ کتاب الفوائد:

اس کتاب کا ذکر آپ کے تلمیذ رشید امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب جامع ترمذی میں "کتاب المناقب" کے تحت کیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت امام نے کتاب الفوائد میں کس قسم کے فوائد درج کیے ہیں؟

۱؎ سیرۃ البخاری ص ۱۶۹ ۲؎ ایضاً ص ۱۷۰ ۳؎ ایضاً ص ۱۷۰۔

۲۳ سال

۱۶۔ الادب المفرد :

یہ وُہ کتاب ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و آداب سکھاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی بدولت انسان صحیح معنوں میں انسان بن جاتا ہے۔

یہ کتاب متعدد بار طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

اس کتاب کا اُردو ترجمہ "توفیق الباری" کے نام سے محی السنۃ والا جاہ حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خانؒ قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے کیا جو بھوپال سے طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے [۱] مگر نایاب ہے اب ہفت روزہ الاعتصام میں یہ ترجمہ جدید اردو میں ڈھال کر شائع کیا جا رہا ہے جبکہ حواشی و تعلیقات کا اضافہ مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف مدظلہ العالی کے قلم سے ہے۔

"الادب المفرد" کا ایک دوسرا ترجمہ مولانا عبد الغفار دہلوی مرحوم نے (سلیقہ) کے نام سے کیا تھا جو آگرہ سے طبع ہو کر شائع ہوا مگر اب تک نایاب ہے [۲]

۱۷۔ جزء رفع الیدین :

رفع الیدین کے باب میں بڑی جامع کتاب ہے۔ اثبات رفع الیدین کے علاوہ روایاتِ عدم رفع پر بھی بخوبی تنقید کی ہے۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے۔

۱۸۔ برالوالدین :

یہ کتاب آداب کا موضوع لیے ہوئے ہے۔

۱۹۔ کتاب الاشربہ :

اس کتاب کا ذکر امام دار قطنیؒ (م ۳۸۵ھ) نے اپنی کتاب "المؤتلف و المختلف" میں کیا ہے۔

۲۰۔ قضایا الصحابہؓ والتابعینؒ :

یہ کتاب امام المحدثین نے ۲۱۲ھ میں تصنیف [۳] کی۔ اس کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے مگر اس کتاب کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ طبع ہوتی ہے یا نہیں؟

۲۱۔ کتاب الرقاق :

اس کتاب کا ذکر صاحب کشف الظنون نے کیا ہے :

ان کے الفاظ یہ ہیں :

---

[۱] ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۲ [۲] سیرۃ البخاری ص ۱۷۱ [۳] سیرۃ البخاری ص ۱۴۲

"كِتَابُ الرِّقَاقِ لِلْبُخَارِيّ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ" ۔ لہ

۲۲۔ الجامع الصغیر فی الحدیث:

اس کتاب کے بارے میں مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری لکھتے ہیں کہ اس کا قلمی نسخہ حافظ ابن حجرؒ کے قلم سے کتب خانہ دار العلوم جرمنی میں دوسری جنگِ عظیم تک موجود تھا ۔ ۲ہ

۲۳۔ جزء قراءت خلف الامام:

یہ امام بخاریؒ کی مشہور تصنیف ہے ۔ اس کتاب میں قراءۃ خلف الامام کو بدلائل احادیث آثار ثابت کیا گیا ہے ۔ یہ رسالہ مصر سے طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے ۔ ۳ہ

۲۴۔ کتاب المناقب:

اس کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے، یہ صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ کے مناقب میں ہے اس کے متعلق بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کتاب طبع ہوئی ہے یا نہیں؟

امام المحدثین کی تمام تصانیف ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ہیں جن پر اجمالی تبصرہ بھی ایک نہایت وسیع کام ہے ۔ مختصراً حضرت امام کی یہ تصنیف سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے ۔

الجامع الصحیح کی مقبولیت اور اس کی رفعتِ شان:

امام صاحب کی تصنیفات میں "الجامع الصحیح" جو آج صحیح بخاری کے نام سے معروف و مشہور ہے اور دنیا کے تمام ان حصوں میں جہاں اسلامی اثر پہنچا ہے خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہے ۔ آپ کی اسی "الجامع الصحیح" کی بناء پر ہی مسلمانوں نے امام بخاریؒ کو امام المحدثین اور "امیر المومنین فی الحدیث" کا لقب دیا ہے اور یہ رتبہ، یہ فضیلت، یہ شرف، یہ امتیاز، متقدمین سے لے کر متاخرین تک اسلام میں نہ کسی محدث کی تصنیف کو حاصل ہوا ہے نہ کسی فقیہ اور امام کی تالیف کو! آج اسلام میں کتاب اللہ کے بعد اور کون سی کتاب ہے جس کے آگے کل اسلامی دنیا سرِ تسلیم خم کرتی ہے؟

مدتِ تالیف:

امام صاحب نے "الجامع الصحیح" کو ۱۶ سال میں مکمل کیا جیسا کہ امام صاحب خود بیان فرماتے ہیں:

"صَنَّفْتُ كِتَابَ الصَّحِيحِ فِي سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً" ۔ ۴ہ

"میں نے اس کتاب کو ۱۶ سال میں مکمل کیا ۔"

لہ سیرۃ البخاری صفحہ ۲، ۱ ۲ہ ایضاً صفحہ ۲، ۱ ۳ہ سیرۃ البخاری صفحہ ۲، ۱ ۴ہ وفیات الاعیان ص ۲۲۵ ج ۲

اس لیے اس کا آغاز ۲۱۷ھ میں ہوا ہو گا جب کہ اس وقت حضرت امام کی عمر صرف ۲۳ سال کی تھی۔

صحیح بخاری کی تالیف میں اہتمام :

صحیح بخاری کی تالیف میں امام صاحب نے ۱۶ سال صرف کیے اور آپ فرماتے ہیں کہ :

"میں نے الجامع الصحیح کو مسجد حرام میں تصنیف کیا۔ ہر حدیث درج کرنے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ سے استخارہ کر کے دو رکعت نماز پڑھتا اور جب اس کی صحت پر پوری طرح انشراح ہو جاتا تھا، اس وقت حدیث کو کتاب میں جگہ دیتا تھا" [1]

اس اہتمام کی وجہ سے بعض لوگوں کا قول ہے کہ امام بخاریؒ نے گویا براہِ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے "الجامع الصحیح" کو اپنی نجات کے لیے حجت بنایا ہے اور چھ لاکھ احادیث سے انتخاب کیا ہے [2]

امام صاحب نے تراجم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور منبر شریف کے درمیان مسودہ سے مبیضہ میں منتقل کیا۔ اور ہر ترجمۃ الباب کے لیے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

الجامع الصحیح کی مقبولیت : الجامع الصحیح کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا ۔ حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ :

"صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرتِ فوائد کے لحاظ سے ممتاز و مقدم ہے"

اور امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں :

"جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو، وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے" [3]

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں :

"صحیح بخاری کے پڑھنے سے قحط سالی دور ہو جاتی ہے اور قحط کے زمانہ میں اس کی برکت سے بارش کا نزول ہوتا ہے" [4]

اور اس کی مقبولیت سے امام شاہ ولی اللہ دہلوی قسم کھا کر فرماتے ہیں :

"صحیح بخاری کو جو مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا" [5]

(جاری ہے)

---

[1] سیرۃ البخاری ص ۱۸۶ [2] ایضاً ص ۱۸۶ [3] حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲۹۷ [4] اتحاف النبلاء ص ۲۹